

# باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے

26-September-2019



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا  
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط  
 اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط  
 الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ  
 الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا تُوَكَّرَ اللّٰهِ

## دُرُودِ پَاک کی فضیلت

نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

لِكُلِّ شَيْءٍ طَهَارَةٌ وَغُسْلٌ، وَطَهَارَةُ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الصَّدَا، اَلصَّلَاةُ عَلٰى  
 یعنی ہر چیز کے لیے پاکیزگی اور غُسل ہے اور مومنوں کے دلوں کے زنگ کی صفائی مجھ پر دُرُودِ پڑھنا

ہے۔ (القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۸۱)

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

پساری پیاری اسلامی بہنو! آئیے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے  
 اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصَطَفٰے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نَبِیَّةُ النُّوْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِہٖ“ مُسْلِمَانِ کِ  
 نَبِیَّتِ اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (1)

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

## بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلٹھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُدْکُرُوْا اللّٰهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والی کی دل جوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلِّ اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

پساری پساری اسلامی بہنوں! باپ کی خدمت کرنا یقیناً بہت ہی بڑی سعادت کی بات اور ربِّ کریم کی رضا حاصل کرنے کا زبردست ذریعہ ہے۔ باپ کی خدمت کرنے کے بدلے میں اللہ پاک اولاد کو کیسے کیسے انعام و اکرام سے نوازتا ہے۔ آئیے! اس تعلق سے ایک ایمان افروز واقعہ سنئے چنانچہ

والد کی خدمت کا انعام

مکتبہ المدینہ کی کتاب ”اللہ والوں کی باتیں“ جلد 4 صفحہ نمبر 14 پر لکھا ہے: ایک شخص کے 4 بیٹے تھے، وہ بیمار ہو اتوان میں سے ایک نے کہا: ”یا تو تم تینوں والدِ محترم کی خدمت کرو اور ان کی میراث میں سے اپنے لئے کچھ نہ لو یا میں ان کی خدمت کرتا ہوں اور ان کی میراث سے کچھ نہیں لیتا۔“ تینوں نے کہا: ”تم تیمارداری (یعنی بیماری کی حالت میں خدمت وغیرہ) کرو اور میراث سے کچھ نہ لو۔“ چنانچہ وہ والد

محترم کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ والدِ محترم کا انتقال ہو گیا، لہذا اس نے میراث میں سے کچھ بھی نہ لیا۔ ایک رات اس نے خواب میں کسی کہنے والے کو یہ کہتے سنا: ”فلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے 100 دینار (یعنی سونے کے سکہ) لے لو۔“ لڑکے نے پوچھا: ”کیا اس میں برکت ہے؟“ جواب ملا: ”نہیں۔“ صبح ہوئی تو اس نے خواب اپنی بیوی کو سنایا، بیوی نے کہا: ”تم ان دیناروں کو لے لو، ان کی برکت یہ ہے کہ ہم ان سے کپڑے بنوائیں اور زندگی گزاریں۔“ لڑکے نے انکار کر دیا۔ اگلی رات پھر اس نے خواب میں کسی کو کہتے سنا: ”فلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے 10 دینار لے لو۔“ اس نے پوچھا: ”کیا ان میں برکت ہے؟“ جواب ملا: ”نہیں۔“ صبح اس نے اپنی بیوی کو خواب سنایا تو بیوی نے پہلے کی طرح کہا، مگر اس نے پھر لینے سے انکار کر دیا، تیسری رات پھر اس نے خواب میں سنا: ”فلاں جگہ جاؤ اور 1 دینار لے لو۔“ اس نے پوچھا: ”کیا اس میں برکت ہے؟“ جواب ملا: ”ہاں۔“ چنانچہ لڑکا گیا اور دینار لے کر بازار روانہ ہو گیا، اسے ایک آدمی ملا جو دو مچھلیاں اٹھائے ہوئے تھا، لڑکے نے کہا: ”ان کی قیمت کیا ہے؟“ اس نے کہا: ”1 دینار۔“ لڑکے نے 1 دینار کے بدلے دونوں مچھلیاں لیں اور چل دیا۔ گھر آکر ان کا پیٹ چیرا تو ہر ایک کے پیٹ میں سے ایک ایسا موتی نکلا جس کی مثل لوگوں نے نہ دیکھا تھا۔ اُدھر بادشاہ نے ایک شخص کو ایسا ہی موتی تلاش کرنے اور خریدنے بھیجا تو وہ موتی اس لڑکے کے پاس ملا، لہذا اس نے وہ موتی سونے سے لدے ہوئے 30 نچروں کے بدلے بیچ دیا۔ جب بادشاہ نے موتی دیکھا تو کہا: ”اس کا فائدہ اسی صورت میں ہے کہ اس جیسا ایک اور بھی ہو۔“ لہذا بادشاہ نے خادمین سے کہا: اس کی مثل ایک اور تلاش کرو اگرچہ قیمت ڈبل دینی پڑے۔ چنانچہ وہ اسی لڑکے کے پاس آئے اور کہا: ”جو موتی ہم نے تم سے خریدا تھا اس جیسا اور بھی ہو تو ہمیں دے دو ہم تمہیں ڈبل رقم دیں گے۔ لڑکے نے پوچھا: ”کیا تم واقعی اتنا دو گے؟“ انہوں نے کہا: ”ہاں۔“ چنانچہ لڑکے نے دوسرا موتی ڈبل قیمت (یعنی سونے سے لدے

ہوئے 60 نچروں کے بدلے میں) فروخت کر دیا۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۴/۱۴)  
 اللہ پاک اپنے کرم اور اپنی رحمت سے اپنے بندوں کے کام بناتا ہے۔ آئیے! اس تعلق سے ایک آیت  
 مبارکہ سنتی ہیں، چنانچہ

پارہ 22 سُورَةُ الْأَحْزَابِ کی آیت نمبر 48 میں ارشادِ باری ہے:

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٢٨﴾ تَرْجَمَةُ كِنزِ الْعَرَفَانِ: اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کافی کام  
 بنانے والا ہے۔

بیان کردہ آیت مقدسہ کے تحت تفسیر صراطِ الْجَنَان میں ہے: جو دُنوی اور اُخروی اُمور (یعنی آخرت  
 کے کاموں) میں اللہ پاک پر بھروسہ رکھے تو اللہ پاک اُسے کافی ہے۔ (روح البیان، الاحزاب، تحت الآیة: ۴۸،  
 ۱۹۹/۷-۲۰۰، جلالین مع صاوی، الاحزاب، تحت الآیة: ۴۸، ۵/۶۳۵-۱۶۳۶، ملتقطاً) (صراطِ الجنان، ۸/۶۱)  
 معلوم ہو! اللہ پاک پر بھروسہ کرنا عظیم کام ہے، لہذا ہر اسلامی بہن کو چاہئے کہ وہ اسبابِ اختیار  
 کرے مگر اللہ پاک کی ذات پر کامل بھروسہ کرے اور اپنے معاملات اُس کے حوالے کر دے۔

پساری پساری اسلامی بہنو! سُبْحَانَ اللَّهِ! قربان جانیئے! اُس سعادت مند اور عقلمند بیٹے  
 کی سمجھداری پر! بلاشبہ اگر وہ چاہتا تو اپنے دیگر نالائق بھائیوں کی طرح اپنے حصے کا مال لے کر والدِ محترم کی  
 شفقتوں اور ان کی خدمت کے بدلے ملنے والے بہت بڑے ثواب سے اپنے آپ کو محروم کر لیتا مگر یہ  
 خوش نصیب خوددار، وفادار، غیرت مند اور سمجھدار بیٹا تھا، عارضی دنیوی مال و دولت کی وجہ سے باپ  
 کے احسانات کو بھلانے والا نہ تھا، اسے معلوم تھا کہ باپ کی خدمت کرنے سے اللہ پاک اور رسولِ اکرم  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی رضا حاصل ہوتی ہے، ہاں! ہاں! یہی وہ معزز شخصیت ہے جس کی خدمت اولاد کو

جنت کا حق دار بنادیتی ہے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ دولت تو آنے جانے والی چیز بلکہ ہاتھوں کا میل ہے، مال جاتا ہے تو جائے مگر باپ کی خدمت کی سعادت ہاتھوں سے ہرگز نہ چھوٹنے پائے، لہذا اس باکمال و وفادار بیٹے نے عارضی مال و دولت کو ٹھکرا کر اپنے بیمار والد کا سہارا بننے کو ترجیح دی اور آخری دم تک ان کی دیکھ بھال کرنے میں مشغول رہا، حتیٰ کہ اس کا باپ دنیا سے رخصت ہو گیا، اللہ پاک کو اس لائق بیٹے کا اپنے والد کی خدمت کرنے کا عمل اس قدر پسند آیا کہ اس نے اس سمجھدار بیٹے سے راضی ہو کر دنیا میں ہی اپنی نعمتوں کی برسات فرمادی۔ اللہ کریم ہر مسلمان کو اپنے والد کا فرمانبردار بنائے اور ان کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اَمِیْنُ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

### صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پساری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! باپ کے اپنی اولاد پر اس قدر احسانات ہیں کہ اگر اولاد کو ایک تو کیا کئی زندگیاں بھی مل جائیں تب بھی وہ اپنے باپ کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتی۔ کیونکہ ”باپ“ قدرت کا انمول تحفہ ہے، باپ کے حقوق سے آزاد ہونا ناممکن ہے، باپ وہ ہستی ہے جو بغیر کسی غرض اور بدلے کے لالچ سے اپنی اولاد پر احسان کرتا ہے ان کے لیے صبح سویرے کام کاج کے لئے گھر سے نکل پڑتا اور گرمی ہو یا سردی، سخت دھوپ ہو یا بارش، صحت ہو یا بیماری ہر حال میں روزانہ سارا سارا دن محنت مزدوری کر کے اولاد کا پیٹ بھرتا ہے، ان کی ہر چھوٹی بڑی خواہش پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے، انہیں اچھی تعلیم دلواتا ہے، اچھا لباس پہنانے کی کوشش کرتا ہے، اولاد کی ترقی کے لئے ہمیشہ کڑھتا رہتا ہے، اولاد پر خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ دن رات ان کا خیال بھی رکھتا ہے اور ان کی صحت یابی کے لیے دعائیں کرتا ہے، باپ اولاد کے مستقبل کو سنوارنے کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں اولاد کے لئے

وقف کر دیتا ہے، باپ اولاد کے لئے سایہ دینے والے درخت کی طرح ہوتا ہے، باپ خود گرمی برداشت کر کے اولاد کو آرام و سکون پہنچاتا ہے، باپ اولاد کے سکون کی خاطر خود تکلیفیں برداشت کر لیتا ہے، باپ دنیا میں شاید واحد ایسی ہستی ہے جو اولاد کو اپنی ذات سے بھی زیادہ کامیاب بنانا چاہتا ہے، وقتاً فوقتاً اپنی اولاد کو مفید مشوروں سے نوازتا ہے، اولاد کو اپنی زندگی کے تجربات سے آگاہ کرتا ہے، اولاد کو موجودہ اور آئندہ آنے والے خطرات و فتنوں سے باخبر کرتا ہے، انہیں کامیاب زندگی گزارنے کے اصول سکھاتا ہے، اولاد کو اپنے پر ائے کافرق بتاتا ہے، انہیں خوش دیکھ کر خوش ہوتا اور اولاد کو دکھ تکلیف میں مُبْتَلَا دیکھ کر بے قرار ہو جاتا ہے، باپ اولاد کے چہرے سے ہی ان کی حاجات و پریشانیاں بھانپ لیتا ہے، مشکلات میں اولاد کی ہمت بندھاتا ہے، معذور اولاد کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑتا، باپ نافرمان اولاد کے لئے بھی اپنی محبتوں کے دروازے کھلے رکھتا ہے، باپ نہ ہو تو گھر ویران ہو جاتا ہے۔

ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے کا حکم قرآن کریم و احادیثِ کریمہ میں بیان ہوا ہے، چنانچہ پارہ 15 سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 23 اور 24 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَ  
بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِنََّّمَا يُبَيِّنُ عِنْدَكَ  
الْكَبِيرَ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أِفْ  
وَلَا تَنْهَهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿٢٣﴾  
وَاحْضَعْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ  
وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾

ترجمہ کنز العرفان: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خوبصورت، نرم بات کہنا اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور دعا کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

(پ 5، اسراء: 23-24)

## صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پساری پساری اسلامی بہنوں! آئیے! اب احادیث مبارکہ کی روشنی میں باپ کی شان اور باپ سے اچھا سلوک کرنے کی اہمیت پر مشتمل 5 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سُنئے، چنانچہ (1) ارشاد فرمایا: باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، تیری مرضی ہے، اس کی حفاظت کر یا اسے چھوڑ

دے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب: ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳/۳۵۹، حدیث: ۱۹۰۶)

(2) ارشاد فرمایا: ربِّ کریم کی رضا باپ کی رضا مندری میں ہے اور ربِّ کریم کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب: ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳/۳۶۰، حدیث: ۱۹۰۷)

(3) ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی فرمانبرداری والد کی فرمانبرداری کرنے میں ہے اور اللہ پاک کی نافرمانی والد کی نافرمانی کرنے میں ہے۔ (معجم اوسط، باب: الالف، من اسمہ: احمد، ۱/۶۱۳، حدیث: ۲۲۵۵)

(4) ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور ان سے اچھا سلوک نہ کیا وہ اللہ کریم کی رحمت سے دور ہوا اور خدا پاک کے غضب کا حق دار ہوا۔ (معجم کبیر، ۱۲/۶۶، حدیث: ۱۲۵۵۱)

(5) ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے باپ کو ہرگز گالی نہ دے۔ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! کوئی شخص اپنے باپ کو کیسے گالی دے سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ کسی شخص کے باپ کو گالی دے گا تو وہ اس کے باپ کو گالی دے گا۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب: الکبائر و اکبیرا، حدیث: ۲۶۳، ص ۶۰ ملخصاً)

## صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پساری پساری اسلامی بہنوں! آپ نے سنا کہ اللہ پاک نے باپ کو کیسی اونچی شان کا مالک

بنایا ہے۔ اللہ پاک نے اپنی رضا و فرمانبرداری کو باپ کی رضا و فرمانبرداری پر موقوف فرمادیا ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہم اللہ پاک اور رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر لَبَّیْکَ کہتی ہوئی دل و جان کے ساتھ ماں باپ کی خدمت کر کے ان سے دعائیں لیتیں، ماں باپ کے حقوق کو پورا کرتیں، ماں باپ کے ہر جائز حکم پر عمل کرتیں، ماں باپ کی پکار پر لَبَّیْکَ کہتی ہوئی ان کی بارگاہ میں دوڑی دوڑی چلی آتیں، ماں باپ کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم رکھتیں، ماں باپ کی نافرمانی سے اپنے آپ کو بچاتیں، مشکل حالات، بیماری اور بڑھاپے میں اُن کا سہارا بنیں، الغرض ہر طرح سے ماں باپ کو راضی رکھنے کی کوشش کرتی مگر افسوس! صد ہزار افسوس! عِلْمِ دین سے دُوری کے باعث آج باپ کا نام مظلوم ترین لوگوں کی فہرست میں شامل ہو چکا ہے، اب تو بیٹیاں بھی عموماً باپ کا خیال نہیں کرتیں، افسوس! بد قسمتی سے باپ کے ساتھ بد سلوکی کے واقعات میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے، پہلے کے دور میں بچے ڈرتے تھے کہ کہیں باپ ناراض نہ ہو جائے مگر اب حال یہ ہے کہ باپ ڈرتا ہے کہ کہیں بچے ناراض نہ ہو جائیں، ایک اکیلا باپ ہنسی خوشی 5 بچوں کو تو پال لیتا ہے مگر 5 بچے ایک باپ کو سنبھال نہیں پاتے، باپ نصیحت کر دے تو جھڑک کر اس کی بات کو سُنی اُن سُنی کر دیا جاتا ہے، باپ اولاد کی بہتری کے لئے کچھ سخت کلمات کہہ دے تو پیشانی پر بل آجاتے ہیں اور نادان اولاد زبان چلاتی نظر آتی ہے، باپ جب تک کمانے کی مشین بنا رہے تو بہت اچھا لگتا ہے لیکن اگر بیمار ہو جائے، کام کاج کے لائق نہ رہے، اولاد کے مزاج کے خلاف کوئی فیصلہ کر دے، اولاد کو کسی نقصان پہنچانے والے کام سے منع کر دے، ایسی صورت میں بھی اولاد کی سمجھ میں نہیں آتا، باپ خرچہ نہ دے پائے یا بڑھاپے کو پہنچ جائے تو اولاد کے نزدیک اس کی اہمیت کسی بیکار چیز سے کم نہیں رہ جاتی، بچوں کی امی کے انتقال کے بعد عموماً باپ کی دنیا بے رونق سی ہو جاتی ہے، اسے تنہائیاں چُھبھتی ہیں، ایسے میں اسے اولاد کی ہمدردی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے مگر اولاد اپنے آپ میں کچھ ایسی مگن ہوتی ہے

کہ اس کے پاس باپ کا حال پوچھنے کے لئے چند لمحات بھی نہیں نکل پاتے، خصوصاً شادی کے بعد ماں باپ کے ساتھ جو بد سلوکیاں کی جاتی ہیں ان کا تصور ہی دل دہلا دینے والا ہے، باپ لاکھوں روپے خرچ کر کے بچوں کی شادیاں کرواتا ہے مگر شادی ہوتے ہی اولاد اس کا جینا مشکل کر دیتی ہے، وہ اولاد جس کو ماں باپ نے بڑے ناز و نخر سے پالا تھا، جسے رورو کر اللہ پاک سے مانگا تھا، علاج معالجے پر زندگی بھر کی جمع پونجی خرچ کر ڈالی تھی، اللہ پاک اور اُس کے نیک بندوں سے دعائیں کروائی تھیں، افسوس! ایک دن وہی اولاد اپنے ماں باپ کو ناراض کرتی، ان کا دل دکھاتی اور دھکے دے کر بے گھر کر دیتی یا پھر اولڈ ہاؤس (Old House) چھوڑ آتی ہے، جہاں اسے اولاد کے ساتھ گزارے لمحات اور ان کی یادیں بے حد ستاتی اور خوب رُلاتی ہیں، ماں باپ ہر گزرتے دن یہی امید لگاتے ہیں کہ شاید جن کو میں نے بڑی مشقتوں سے اپنے خونِ جگر سے پالا تھا، جن کی بیماری میں علاج کراتے ہوئے میری رات کی نیندیں قربان ہوئی تھیں جن کی آواز سے میری دن بھر کی ساری تھکن دُور ہو جاتی تھی وہ مجھے گھر لے جائیں گے مگر صبح و شام گزرتے جاتے ہیں لیکن نہ کوئی لینے آتا ہے نہ ہی کسی کا فون آتا ہے۔

مشہور کہاوت ہے: ”جیسی کرنی ویسی بھرنی“! تو آج اگر ہم اپنے باپ کے ساتھ اس طرح کا ناپسندیدہ سلوک کریں گی تو ممکن ہے کل کو ہمارے بچے بھی ہمارے ساتھ اسی طرح کا سلوک کریں، جیسا کہ

**جیسا کرو گے ویسا بھرو گے**

حدیثِ پاک میں ہے: **كَمَا تَدِينُ تُدَانُ** یعنی جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔<sup>(۱)</sup>

حضرت علامہ عبدالرؤف مناوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس حدیث کی وضاحت میں لکھتے ہیں: یعنی جیسا تم کام کرو گے ویسا تمہیں اس کا بدلہ ملے گا، جو تم کسی کے ساتھ کرو گے وہی تمہارے ساتھ ہوگا۔ (التیسیر بشرح

(الجامع الصغیر، ۲/۲۲۲)

پساری پساری اسلامی بہنو! آئیے! اب دل تھام کر باپ سے بُرا سلوک کرنے کے عبرت ناک انجام پر مُشْتَبِل 2 فکر انگیز واقعات سُنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

(1) یہ اسی کا بدلہ ہے

حضرت ثابت بُنابی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: کسی مقام پر ایک آدمی اپنے باپ کو مار رہا تھا۔ لوگوں نے اسے ملامت کی: اے بد بخت! یہ کیا کر رہا ہے؟ اس پر باپ بولا: اسے چھوڑ دو کیونکہ میں بھی اسی جگہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا، یہی وجہ ہے کہ میرا بیٹا بھی مجھے اسی جگہ مار رہا ہے، یہ اسی کا بدلہ ہے اسے ملامت مت کرو۔ (تنبیہ الغافلین، باب حق الولد علی الوالد، ص ۶۹)

(2) کل یہی انجام میرا ہوگا

کہتے ہیں: ایک جوان اپنے بوڑھے باپ سے تنگ آکر اس کو دریا میں پھینکنے گیا۔ باپ نے کہا: بیٹا! مجھے ذرا اور آگے گہرائی میں جا کر پھینکو۔ بیٹے نے کہا: یہاں کنارے پہ کیوں نہیں اور وہاں گہرائی میں کیوں؟ باپ نے جواب دیا: اس لئے کہ یہاں تو میں نے اپنے باپ کو پھینکا تھا۔ یہ سُن کر بیٹا کانپ اُٹھا کہ کل یہی انجام میرا ہوگا۔ وہ باپ کو گھر لے آیا اور اس کی خدمت شروع کر دی۔ (جیسی کرنی ویسی بھرنی، ص ۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلَی مُحَمَّد

پساری پساری اسلامی بہنو! عموماً ہر ماں باپ کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ ”ہماری اولاد ہماری فرمانبردار رہے، ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرے، نیک و پرہیزگار بنے، معاشرے میں عزت دار اور پاکیزہ کردار والی ہو“ مگر اکثر نتیجہ اس کے الٹ ہی آتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جو والدین تربیت اولاد کے بنیادی اسلامی اصولوں سے ہی لاعلم، بے عمل اور اچھے ماحول کی برکتوں سے محروم ہوں گے تو

بھلا وہ کیونکر اپنی اولاد کی اچھی تربیت کر پائیں گے؟ شاید اسی وجہ سے آج اولاد کی تربیت کا معیار یہ بن چکا ہے کہ بچہ اگر کام کاج نہ کرے، اسکول، کوچنگ سینٹر، ٹیوشن یا اکیڈمی سے چھٹی کر لے یا اس معاملے میں سستی کا شکار ہو، کسی تقریب میں جانے کا یا مخصوص لباس وجوتے پہننے کا کہا جائے اور وہ اس پر راضی نہ ہو، اسی طرح دیگر دنیوی معاملات میں وہ ”اگر مگر“ اور ”چونکہ چنانچہ“ سے کام لے یا ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرے تو اس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا ہے، کھری کھری سنائی جاتی ہے، گھنٹوں لیکچر دیئے جاتے ہیں، حتیٰ کہ مار پیٹ سے بھی گریز نہیں کیا جاتا، لیکن اگر وہی بچہ نمازیں قضا کرے یا جماعت سے نماز نہ پڑھے، مدرسے یا جامعہ کی چھٹی کر لے یا تاخیر سے جائے، پوری پوری رات آوارہ گردی کرے، فلمیں ڈرامے دیکھے، گانے باجے سنے، ناجائز فیشن اپنائے، حرام و حلال کی پروا نہ کرے، غیبیتیں کرے ناجائز فیشن اپنائے، فضول کاموں میں پیسہ برباد کرے، الغرض طرح طرح کی بُرائیوں میں بُٹکلا ہو جائے مگر ان معاملات میں اس سے پوچھ گچھ کرنا تو دُور کی بات ہے والدین کی پیشانی پر بل تک نہیں آتا، یہ نظارے بھی دیکھنے کو ملتے ہیں کہ کوئی اصلاح کرے بھی تو ”ابھی تو یہ بچہ ہے“، ”نادان ہے“، ”آہستہ آہستہ سمجھ جائے گا“، ”بچوں پر اتنی بھی سختی نہیں کرنی چاہئے“ وغیرہ۔ اسلامی تربیت سے محروم، حد سے زیادہ لاڈ پیار اور ڈھیل دینے کے سبب وہی بچہ جب ماں باپ، خاندان اور معاشرے کی بدنامی کا سبب بنتا ہے، ڈانٹ ڈپٹ کرنے یا پیسے نہ دینے پر ماں باپ کو آنکھیں دکھاتا، جھڑپا یا ماں باپ پر ہاتھ اٹھاتا ہے تو اس وقت ماں باپ کو خیر خواہوں کی نصیحتیں یاد آنے لگتی ہیں، اب ماں باپ اس کی اصلاح کے لئے کڑھتے، دعائیں کرتے اور کرواتے ہیں مگر اصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، اس وقت پانی سر سے بہت اُونچا ہو چکا ہوتا ہے اور پچھتانے کے علاوہ کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ گویا کہ والدین کی تھوڑی سی لا پرواہی کی وجہ سے ایک قیمتی موتی ضائع ہو چکا ہوتا ہے۔

اولاد کی صحیح تربیت نہ کرنے اور انہیں حد سے زیادہ ڈھیل دینے کے سبب ماں باپ کو کیسے کیسے دن دیکھنے پڑتے ہیں۔ آئیے! اس بارے میں 2 سبق آموز واقعات سنتی ہیں چنانچہ

## اولاد کی اسلامی تربیت نہ کرنے کا نقصان

ایک شخص نے اپنے باپ سے کہا: آپ نے میرے بچپن میں (اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت نہ کر کے) مجھے ضائع کیا لہذا اب میں آپ کے بڑھاپے میں آپ کو ضائع کروں گا۔ (فیض القدیر، ۲۹۲/۱، تحت الحدیث: ۳۱۱)

## بے اولاد کو جب اولاد ملی!

امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بركاتہم العالیہ کتاب ”نیکی کی دعوت“ میں تحریر فرماتے ہیں: ایک مالدار شخص کے یہاں اولاد نہ تھی، اُس نے اس کیلئے بڑی کوششیں کیں مگر کامیابی نہ ملی، کسی نے مشورہ دیا کہ مکہ شریف حاضر ہو کر مسجد حرام کے اندر مقام ابراہیم کے پاس دعا مانگئے ان شاء اللہ آپ کا کام ہو جائے گا۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور اللہ کریم نے اُسے چاند سا بیٹا دیا۔ اُس نے بڑے ناز سے اُس کی پرورش کی، اکلوتے بچے کو ضرورت سے زیادہ پیار ملا اور دُرست تربیت نہ کی گئی، جس کے سبب وہ آوارہ اور فضول خرچ ہو گیا۔ باپ کو بہت دیر میں ہوش آیا، اُس نے اپنے بگڑے ہوئے بیٹے کو پیسے دینے بند کر دیئے، اس سے وہ اپنے باپ کا مخالف ہو گیا اور جہاں اس کے باپ نے اولاد کیلئے دعا مانگی تھی جس کا یہ نتیجہ تھا وہیں یعنی مکہ مکرمہ حاضر ہو کر مقام ابراہیم کے پاس یہ نالائق بیٹا اپنے باپ کے مرنے کی دعائیں مانگنے لگا تا کہ باپ کی موت کی صورت میں اسے ورثے میں اُس کی دولت ہاتھ آجائے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۵۷۷)

پساری پساری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! اولاد کی درست اسلامی تربیت سے غفلت کرنا

ماں باپ کو افسوس اور شرمندگی کی دلدل میں دھکیل سکتا ہے۔ لہذا خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے، تربیتِ اولاد کے اصول سیکھنے چاہئیں، اولاد کے معاملے میں شرعی احکام کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے، اپنی اولاد کو اللہ پاک کا فرمانبردار بندہ اور رسول پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا سچا پکا غلام بنائیے، اپنے کردار کو سنتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش جاری رکھئے۔ یہ مدنی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر سنتوں کی خدمت میں مصروف ہو جائیے۔

## گھر میں مدنی ماحول بنانے کے اہم نکات

پساری پساری اسلامی بہنوں! آئیے! گھر میں مدنی ماحول بنانے کے اہم نکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ، بے شک جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة النافلة في بيته۔۔ الخ، ص ۳۰۶، حدیث: ۱۸۲۴) (2) فرمایا: جس گھر میں اللہ پاک کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں اللہ پاک کا ذکر نہیں کیا جاتا، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے۔ (بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذكر الله، ۲۲۰/۴، حدیث: ۶۴۰۷) ☆ گھر میں آتے جاتے محارم کو سلام کریں۔ ☆ والد یا والدہ کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑی ہو جائیں۔ ☆ دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔ ☆ والدین کے سامنے آواز دھیمی رکھیں، ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملائیں۔ ☆ ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خلافِ شرع نہ ہو فوراً کر ڈالیں۔ ☆ ماں بلکہ ایک دن کے بچے کو بھی ”آپ“ کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔ ☆ کاش! تَهَجُّد میں آنکھ کھل جائے ورنہ کم از کم نمازِ فجر تو آسانی کے ساتھ مل جائے اور پھر کام کاج میں بھی سستی نہ ہو۔ ☆ گھر میں اگر نمازوں کی سستی، بے

پردگی، فلموں، ڈراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو تو بار بار نہ ٹوکیں۔ ☆ گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، صبر اور صبر کیجئے، اگر آپ زبان چلائیں گی تو ”مدنی ماحول“ بننے کی کوئی اُمید نہیں بلکہ مزید بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے۔ ☆ بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضدی بنا دیتا ہے۔ لہذا غصّہ، چڑچڑاپن اور جھاڑنے وغیرہ کی عادت بالکل ختم کر دیں۔ ☆ گھر میں محارم کے درمیان روزانہ فیضانِ سنت کا درس ضرور ضرور دیں یا سنیں۔ ☆ اپنے گھر والوں کی دُنیا و آخرت کی بہتری کیلئے دل سوزی کے ساتھ دُعا بھی کرتی رہیں کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ ☆ گھر والوں کو گناہوں بھرے چینلز سے چھٹکارا دلا کر صرف اور صرف مدنی چینل دکھانے کا انتظام کیجئے۔ (فیضانِ داتا علیٰ ججویری، ص ۷)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ!      صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ